www.wilayattimes.com
اشاعت کا دوسرا سال

ہفت روزہ ولایت ٹائمز سرینگر

WILAYAT TIMES

اللہ کی ولایت مومنین اور متقین پر ہے وہ انہیں تاریکی سے روشنی کی طرف نکال لاتا ہے

جلد:3 ☆ شمارہ نمبر:11 ☆ تاریخ:22 مئی تا28 مئی2017ء بمطابق25 شعبان تا یکم رمضان1438ھ ☆ صفحات:8

ایرانی انتخابات اسلامی ممالک کیلئے نمونہ عمل

دوبار صدر بننے کی روایت برقرار ،ڈاکٹر حسن روحانی کامیابی سے ھمکنار

امریکه بظاهر اگرچه هر ملک میں اپنا روڑا اٹکانے اور نفوذ جمانے میں کامیاب هوا هے تاهم ایران میں اسے ابهی تک ناکامی کا هی منه دیکهنا پڑا . امریکه کی سب سے بڑی مشکل اسرائیل کا وجود هے جسے ایران قبول نهیں کرتا هے یهی وجه هے که ان دونوں ملکوں کے مابین همیشه سے چپقلش رهی هیں . امریکه نهیں چاهتا هے که اس کے علاوه بهی کوئی مشرق وسطی میں اپنا نفوذ قائم کرے .

جاویدحسن دلنوی /بارہ مولا کشمیر

جمہوری اسلامی ایران میں بیشتر یہ روایت رہی ہے کہ یہاں پر دو دو بار رئیس جمہوریعنی صدر کی کرسی پر براجمان ہوئے ہیں۔جس کی ایک اور مثال ڈاکٹر صدر حسن روحانی نے قائم کی ہے۔ڈاکٹر حسن روحانی کے مدمقابل میں حجت الاسلام سید ابراہیم رئیسی ایک قوی ترین حریف کے طور پر کھڑے تھے تقریبا سات لاکھ ووٹوں سے شکست سے دوچار ہونا پڑا۔حسن روحانی نے ایرانی عدد کے مطابق ۲۲ ملیون سے زائد ووٹ حاصل کئے ہیں جبکہ سید محمد ابراہیمی ۱۵ ملیون کو زائد ووٹ حاصل کئے۔یعنی 40,076,729 میں سے 38,914,470 ووٹروں نے رائے دہندگی کا مظاہرہ کیا جس کے مطابق سابق رئیس جمہور ڈاکٹر حسن روحانی نے 22,796,468 جبکہ سید ابراہیم رئیسی نے 15,452,194 حاصل کئے۔یہاں پر یہ روایت خاتمی کے دور سے شروع ہوئی ہیں جب کہ ایران میں اپنے دور کہ معروف ترین صدر احمدی نژاد بھی دومرتبہ صدر کی کرسی پر براجمان رہے۔ایران میں یہ قانون رائج ہے کہ دومرتبہ ایک شخص صاحب صدر بننے کے لئے انتخابات میں نامزدگی درج کرسکتا ہے۔اس کے فورا بعد وہ حصہ نہیں لے سکتا ہے بلکہ چند سال گزرنے کے بعد وہ دوبارہ نامزدگی درج کرسکتا ہے۔چنانچہ احمدی نژاد کو بھی صدر بنے ہوئے کئی سال گزرے ہیں اس حوالے سے انہوں نے اس سال تیسری مرتبہ اپنی نامزدگی درج کی تھی لیکن ایرانی مجلس یعنی پارلیمنٹ نے اسے فی الحال مصلحت نہیں کہہ کر قبول نہیں کیا جسے احمدی نژاد نے سرخم کرکے تسلیم کیا۔بعض سیاست دانوں کا کہنا ہے کہ اگر احمدی نژاد اس سال میدان میں اترتے تو روحانی کا دوبارہ انتخابات جیتنا محال ہو جاتا۔انقلاب اسلام کے رہبر ولی امر مسلمین آیت اللہ خامنہ ای کا فرمانا ہے اس سال پھر سے دشمن یعنی امریکہ و اسرائیل اپنی رچی ہوئی سازشوں میں ناکام ہوئے ہیں۔انتخابات سے قبل سبھی نامزامیدواروں کو سرکاری ٹی وی چینلز پر جمع ہوکر ایک دوسرے سے بحث میں حصہ لینا پڑتا ہے اور اپنے اپنے نظریات وملک کی ترقی، خوشحالی اور درونی مسائل کو حل کرنے کیلئے روڈ میپ عوام کے سامنے رکھتے ہیں۔

اگرچہ امریکہ و اسرائیل ان انتخابات کو اصلاح پرستوں کی جیت گردان رہا ہے۔یہ سچ ہے کہ ایران میں دو نظریات وجود رکھتے ہیں تاہم ایک مکمل طور پر امام خمینیؒ کے خط پر چلنے والے ہیں اور دوسرے اگرچہ امام خمینیؒ کو قدر اور عزت کی نگاہ سے دیکھتے ہیں تاہم وہ اپنی نفس کی کمزوری اور دنیا میں بدلاؤ کی وجہ سے کئی قوانین کو اصلاح کرنے کے افکار رکھتے ہیں تاہم انقلابی انہیں اپنا دشمن قرار نہیں دیتے ہیں،ان لوگوں کے بارے میں انقلابیوں کا کہنا ہے کہ اگر خدانخواستہ دشمن ایران کو فوجی طاقت کے ذریعہ سے جنگ تھوپ دے تو کم سے کم اسی خط کے بیشتر جوان ملک کی سرحدوں کو بچانے کے لئے فرنٹ لائن پہ آجاتے ہیں۔اگرچہ اس نظریہ کا ہونا ایک فطری امر ہے،ایران کے سپریم لیڈر اسی گروہ کو فکر میں ہے کہ کئی یہ گروہ دشمن کا آلہ کار نہ بن جائے۔آج سے سات سال پہلے ایران کے روایتی حریف امریکہ نے اسی گروہ کو نشانہ بنایا تھا جسے موسوی کے گروہ کے نام سے یاد کیا جاتا ہے۔اس گروہ کے بانی کار موسوی کو بعد میں نظر بند کیا گیا جو کہ کسی کو غیر انقلابی کام کو انجام نہیں دے سکتا ہے۔اور آج بھی ان پہ کڑی نظر رکھی جاتی ہیں۔اس دور کو مخملی انقلاب یا سبز انقلاب سے یاد کیا جاتا ہے۔

امریکہ بظاہر اگرچہ ہر ملک میں اپنا روڑا اٹکانے اور نفوذ جمانے میں کامیاب ہوا ہے تاہم ایران میں اسے ابھی تک ناکامی کا ہی منہ دیکھنا پڑا۔امریکہ کی سب سے بڑی مشکل اسرائیل کا وجود ہے جسے ایران قبول نہیں کرتا ہے۔یہی وجہ ہے کہ ان دونوں ملکوں کے مابین ہمیشہ سے چپقلش رہی ہیں۔امریکہ نہیں چاہتا ہے کہ اس کے علاوہ بھی کوئی مشرق وسطی میں اپنا نفوذ قائم کرے۔مشرق وسطی کو تیل اور باقی ماندہ ذخائر کی وجہ سے سونے کی چڑیا سے تعبیر کیا جاتا ہے،اسی وجہ سے بڑی طاقتوں نے جس میں خصوصا امریکہ اور برطانیہ نے اس خطے ہمیشہ حریص اور للچائی ہوئی آنکھوں سے دیکھا ہے۔دنیا میں مسلمانوں کی نااتفاقی کی وجہ سے مشرق وسطی ہمیشہ غیروں کے بھینٹ چڑا ہے۔یہی وجہ ہے کہ ایران تنہا ان بڑی طاقتوں کے مدمقابل کھڑا ہے 1979ء میں ایران میں انقلاب کے بعد امام خمینیؒ کے لاشرقیہ لاغربیہ کا نعرہ دے کر تمام مسلکی اور گروہی فکر کو بالائے طاق رکھ کر قرآنی شعار کو بلند کیا اور کہا کہ ایک امت بن کر باطل کے سامنے ڈٹ جاو تاکہ دنیا میں عدل الہی قائم ہو جاہے۔تاکہ ہر کوئی امن کے سائے میں زندگی بسر کرسکے۔امام خمینیؒ نظریاتی طور پر بہت قوی تھی جیس کی وجہ سے انہوں نے ایران میں نظام ولایت فقیہ کو قانونی طور پر ترویج کی جواب بھی رائج ہے۔امام خمینیؒ نے اپنی زندگی میں ہی امام خامنہ ای کو اپنا نائب وپیشوا مقرر کیا تھا۔ دنیا جن کو ایک بڑے مدبر اور سیاست دان کی نظر سے دیکھتی ہیں وہ کوئی اور نہیں امام خامنہ ای ہی ہیں۔ان کی مدبرانہ سیاست کے قائل خود امریکہ بھی ہیں کہ آج تک ان کہ اس شخص کی سیاسی بصیرت کی وجہ سے مات کھانی پڑی۔امریکہ کی سابقہ وزیر خارجہ ہلری کلنٹن نے اپنی کتاب میں انکشاف کیا ہے کہ جب بھی ہم ایران کے بارے میں کوئی سازش رچتے تھے تو دوسرے ہی دن امام خامنہ ای کی تقریر اس سارے پلان پر پھیر دیتی تھی۔ واضح رہے امام خامنہ ای ایران میں مقام معظم رہبری کے لقب سے معروف ہیں۔جو عین موقع پے اور مشکل گھڑی میں ملک کو سیاسی بحران سے نجات دینے میں ماہر ہیں۔ایران کو سبز انقلاب کے بحران سے نکالنے والے امام خامنہ ای ہی ہیں۔موجودہ الیکشن کے بارے میں اگرچہ استعماری میڈیا یہ شوشہ پھیلا رہا ہے کہ یہ الیکشن سبز انقلاب کی ایک کڑی ہیں۔لیکن یہ بات بالکل کمزور دلیل رکھتی ہیں چنانچہ یہاں پر ولایت فقیہ کا نظام پورے وجود سے قائم ہے۔اسی نظام کے پیشوا امام خامنہ ای کے نگرانی بری، بحری اور ہوائی فوج خطے کے مہم ترین کام کاج کو چلاتی ہیں۔یہی وجہ ہے کہ امریکہ اسی نظام کو توڑنے کے درپے ہیں لیکن وہ ابھی تک کامیاب نہیں ہوئے۔

چنانچہ یہ نظام علماء کے ہاتھوں میں ہیں اسی لئے دنیا کے مستضعفوں،محروموں اور ناداروں کی مدد کرنا نظام کی اولین قوانین میں سے ہیں۔اس نظام کے عقائد میں سے ایک اہم بات یہ بھی ہے کہ یہ سمجھتے ہیں کہ یہ نظام امام مہدیؑ کی آمد کے لئے زمین ہموار کررہی ہیں تاکہ امام مہدیؑ ظہور کرجائے اور پوری دنیا میں امن وعدل قائم ہوجائے، یہاں پر پوری سنی دنیا سے طلبہ وطالبات علوم اہلبیتؑ اور مروجہ تعلیم سے آشنا ہونے کے مختلف جامعات اور دانشگاہوں میں تعلیم حاصل کرتے ہیں جس میں ان کے لئے ہر طرح کی سہولیات میسر رکھی گئی ہیں۔حال ہی میں قم المقدس میں دنیا کے بیشتر اسلامی شیعہ وسنی جامعات سے طلبہ نے یہاں کے معروف جامعۃ علمیہ امام موسی کاظمؑ میں منعقدہ بین الاقوامی قرآنی قرات مقابلہ میں حصہ لیا جس میں ہندوستان کا چھبیسواں جبکہ ایران کا پہلا نمبر رہا۔اس عظیم تقریب میں مصر، ہند ،پاک ،بنگلہ دیش ،قطر،سوڈان ،کویت ،عراق ،عربی ،غربی اور افریقی ممالک نے بڑھ چڑھ کر حصہ لیا۔

+91-9906513175

اسلامی سماج کو اہل بیت (ع) کے اخلاق کی ضرورت

انتہاپسند گروہ اور تکفیری عناصر دین مبین اسلام کو بدنام کرنے کیلئے ذمہ دار ،شیعہ و سنی ان کی دشمنی کے شکار

مصر کی شیخ الازہر یونیورسٹی کے ایک استاد شیخ سامی العسالہ کی وہابیت پر منصفانہ تنقید

میں یہاں پر دنیا کے تمام مسلمانوں سے مطالبہ کرتا ہوں کہ وہ اہل بیت علیہم السلام کے اخلاق کے مطالعے کی وادی میں قدم رکھیں اس لیے کہ اسلامی معاشرے کو اس اخلاق کی بہت ضرورت ہے اور کتنا ہی اچھا ہو گا کہ ہم اہل بیتؑ کو دوست رکھیں ، ان کی پیروی کریں اور ان کے اخلاق کو اپنے لیے نمونہء عمل قرار دیں. اس کے علاوہ ہم مسلمانوں کو معنویت کی جانب دعوت دیتے ہیں تا کہ سبھی معنویت کی طرف واپس آ جائیں چونکہ اخلاق کی بزرگیوں اور معنویت سے ہی دلوں کو فتح کیا جا سکتا ہے قتل عام اور جارحیت سے نہیں اسی طرح ہم تمام اسلامی مسئولین ، اداروں اور اسلامی رہبروں سے مطالبہ کرتے ہیں کہ معنویت کی طرف واپس لوٹیں اور اپنے ملکوں میں معنویت کو زندہ کریں تا کہ جہالت اور انتہا پسندی سے جنگ کر سکیں اور اس کو ختم کر سکیں.

بسمہ تعالیٰ

شیخ سامی العسالہ نے کہا: امام حسین (علیہ السلام) اور رسولخدا (اصلی اللہ علیہ وآلہ وسلم) کے اہل بیت (علیہم السلام) اور ان کی عترت کے بارے میں گفتگو کرنا صرف شیعوں سے مخصوص نہیں ہے، اور اگر کوئی ایسا سوچتا ہے تو غلط فہمی کا شکار ہے۔

"ولایت ٹائمز" نے نقل کیا ہے کہ عالمی اردو خبر رساں ادارے نیوز نور کی رپورٹ کے مطابق ایک نکتہ کہ جس سے دنیائے اسلام کے شدت پسند گروہوں جیسے وہابیت، سلفیت اور انتہاپسند تحریکوں اور جارح تکفیریوں جیسے داعش، القاعدہ، النصرہ وغیرہ کے اعتقاد اور طریقہء کار پر تنقید کرنے میں غفلت برتی گئی ہے وہ یہ ہے کہ ان گروہوں کی دشمنی صرف شیعوں سے نہیں ہے بلکہ اہل سنت بھی ان کا شکار ہیں بلکہ سب سے بڑا شکار ہیں اور ان انتہاپسند گروہوں کے اعتقادات اور ان کے طریقے ایسے ہیں کہ جو دنیا میں اسلام اور مسلمانوں کی بدنامی کا باعث بنے ہیں۔ اور یہ ایسی حالت میں ہوا ہے کہ ان میں سے کچھ تحریکوں کی کوشش ہے کہ وہ خود کو اہل سنت سے منسوب کریں تا کہ ان کو اپنے جرائم میں شریک قرار دیں اور دوسری جانب اپنے جرائم کو شیعہ اور سنی کے درمیان مذہبی ٹکراو کا رنگ دیں، لیکن دنیائے اہل سنت نے ابتداء سے ہی ان گروہوں اور ان کے اعمال سے برائت کا اظہار کر دیا تھا، اور مختلف مراکز جیسے الازہر اور دوسرے تمام علمائے اہل سنت نے مختلف نظریات کا اظہار کر کے اور مختلف موقف اپنا کر انتہاپسندوں اور ان کے طریقہء کار کو اسلام سے دور قرار دیا۔

شیخ ڈاکٹر سامی العسالہ مصر کی وزارت اوقاف کے دینی امور کی تحقیقات کے مسئول اور الازہر کے فارغ التحصیل اور عالم ان شخصیتوں میں سے ہیں کہ جنہوں نے الازہر میں سیکھی ہوئی اسلامی تعلیم اور مذہب اہل سنت پر بھروسہ کرتے ہوئے ایران کے چینل الکوثر کے ساتھ ایک گفتگو میں وہابیت کے اعتقادات اور اعمال پر منصفانہ انداز میں تنقید کی۔

اس گفتگو کا ترجمہ قارئین محترم کی خدمت میں پیش خدمت ہیں۔

شیخ العسالہ نے گفتگو کے اس حصے میں وہابیوں کے امام حسین علیہ السلام کے نورانی مزار پر حملے کے اسباب کا جائزہ لیا ہے اور اس کو ایسی جنایت بتایا ہے کہ اہل سنت جس کے بالکل خلاف ہیں۔ اس لیے کہ اہل سنت، پیغمبر اور ان کے اہل بیت اور خاص کر امام حسین علیہ السلام کے دوستدار ہیں۔ شیخ عسالہ نے اس کے بعد وہابیوں کے جرائم اور داعش کے قتل عام کو حضرت علی ع کے زمانے میں جو خوارج کا کردار تھا اس کا تسلسل قرار دیا۔ جب وہابیوں نے امام حسین علیہ السلام کے حرم پاک پر حملہ کیا تو کیا اہل سنت ان کی اس جنایت کے حامی تھے؟

حقیقت میں مجھے اس واقعیت کی طرف اشارہ کرنا چاہیے کہ ہم مسلمانوں کو معنویت کی ضرورت ہے، اس لیے کہ معنویت کے بغیر ہم خون اور تکفیر میں ڈوب جائیں گے۔ میری نظر میں مسلمانوں کی بیماری کا علاج یہ ہے کہ سب کے سب معنویت اختیار کریں۔

لیکن آپ کے سوال کے جواب میں پہلے میں عرض کر دوں کہ وہابیوں کے امام حسین علیہ السلام کے حرم پر حملے کے بعد ان کے مکہ، مدینہ، کعبے کی تخریب اور سید الانبیاء کے مرقد پر حملوں کے جرائم کا دائرہ مکمل ہو گیا۔ طبیعی بات تھی کہ وہ مکہ اور مدینہ میں ان دو جرائم کو مکمل کرنے کے بعد اہل بیت علیہم السلام اولیاء اور عرفاء کے مراقد کا رخ کریں گے۔ چونکہ جب وہ مکہ اور خانہء کعبہ اور مدینہ اور مرقد رسولخدا صلی اللہ علیہ وآلہ کے احترام کے قائل نہیں تو مسلم ہے کہ وہ اہل بیت علیہم السلام اور ان کے مراقد کے احترام کے قائل نہیں ہوں گے، اور شاید یہ کہنا صحیح ہوگا کہ مکہ اور مدینہ پر وہابیوں کا حملہ اہل بیت علیہم السلام کے مراقد پر حملے کا مقدمہ تھا۔ خداوند عالم کا ارشاد ہے

?»نَ الَّذ ?نَ ?ؤ?ذُونَ اللہَ ?وَرَسُولَہُ ?لَعَنَ ?ہُم اللہُ ?فِي الدُّن??ا وَال?آخِرَۃِ وَ?عَدَّلَ ?ہُم ?عَذَابًام??نًا« (احزاب،۵۷)

وہ لوگ کہ جو خدا اور اس کے پیغمبر (صلی اللہ علیہ وآلہ) کو ستاتے ہیں خدا دنیا اور آخرت میں ان پر لعنت بھیجتا ہے اور ان کے لیے اس نے دردناک عذاب تیار کر رکھا ہے۔

گویا وہابی پیغمبر (صلی اللہ علیہ والہ) کی اس بات کے مصداق ہیں کہ جو آپ نے فرمائی ہے: جس نے میرے پیغمبر (صلی اللہ علیہ وآلہ) کو ستایا اس نے مجھے ستایا۔ اور پیغمبر (صلی اللہ علیہ وآلہ) کے لیے کوئی بھی اذیت امام حسین (علیہ السلام) کے مرقد پر حملے سے بڑھ کر نہیں ہو سکتی۔ اس لیے کہ امام حسین علیہ السلام کی شہادت کے بعد ان کی شان میں جسارت اور ان کی زندگی میں ان کی شان میں جسارت میں کوئی فرق نہیں ہے، اور گویا وہابی ہی اس حدیث قدسی کے مخاطب ہیں کہ جس میں ارشاد ہوا ہے: جو کوئی میرے دوست کے ساتھ دشمنی کرے گا میں اس کا دشمن ہوں۔ اور یہ ایسی حالت میں ہے کہ خدا نے کسی کے ساتھ بھی یہاں تک کہ کفار کے خلاف بھی اعلان جنگ نہیں کیا بلکہ فرمایا کہ جس کا جی چاہے ایمان لے آئے اور جس کا جی چاہے کافر ہو جائے اس نے اختیار کا راستہ بندوں کے لیے کھلا رکھا ہے۔ لیکن دو گروہوں کے لیے نہیں ایک وہ جو سود کھاتے ہیں اور دوسرے وہ لوگ ہیں کہ جو خدا کے دوستوں کے ساتھ دشمنی کرتے ہیں چونکہ خدا اپنے حق کو معاف کر سکتا ہے لیکن اپنے بندوں کے حق کو معاف نہیں کر سکتا۔

اس مقام پر میں ایک اہم واقعیت کی طرف اشارہ کرنا چاہتا ہوں اور وہ یہ ہے کہ جب ہم امام حسین علیہ السلام کے بارے میں بات کرتے ہیں تو بعض لوگ یہ تصور کرتے ہیں کہ آپ صرف شیعوں کے امام ہیں حالانکہ وہ نہیں جانتے کہ امام حسین (علیہ السلام) شیعوں اور سنیوں کے امام ہیں اور جو ایسا سوچتا ہے وہ غلط فہمی کا شکار ہے امام حسین تمام مسلمانوں کے ہیں اور جوانان جنت کے سردار ہیں جن کے بارے میں پیغمبر ص نے فرمایا ہے حسین مجھ سے ہے اور میں حسین سے ہوں خدایا میں حسین کو دوست رکھتا ہوں پس تو بھی انکے دوستوں کو دوست رکھ۔

اس مقام پر مجھے امام ابو العزائم کے چند اشعار یاد آ رہے ہیں کہ جو اس نے امام حسینؑ کے مرقد کی حرمت اور برکت اور حرم امام حسین (علیہ السلام) میں فرشتوں کے نزول کے بارے میں کہے ہیں۔

من اُم بابابک یا حسین ینال

کل القبول یحفہ القبال

اے حسین جو بھی تیرے گھر کا قصد کرے گا اسکے اس قصد کو خدا قبول کریگا اور خدا کی رحمت اسکے شامل حال ہوگی۔

جاری صفحہ 4 پر

صفحہ3سے آگے

انت الحسین وسبط اکمل مرسل

صد الذلیل تحیة و وصال

توحسین اور روے زمین پر کامل ترین شخص کا فرزند ہے اور ایک منکسر مزاج دوست رکھنے والے کا مقصد تجھ کو سلام کرنا اور تیرا وصال پانا ہے۔

حاشا یزورک قاصد یا سیدی

الا ویحظی بالصفا و ینال

اے میرے آقا ہرگز ایسا نہیں ہے کی تیری زیارت کا قصد کرے مگر یہ کہ وہ باطنی پاکیزگی اور وصال تک پہنچتا ہے۔

جداه فرعک یرتجی منک القری

انت الحسین وغیثکھطال

اے میرے جد ہمیں آپ کے دوستوں اور فرزندوں سے بھی مہمان نوازی اور بزرگی کی توقع ہے اس لیے کے تو حسین ہے اور تیری بخشش کی بارش لگا تار برس رہی ہے۔

فامنح جمیع المسلمین تفضلا

یابن البتول لتضرب الامثالپس

اے بتول کے فرزند اپنے فضل سے تمام مسلمانوں پر احسان کریں تا کہ آپکا ذکر ہمیشہ زبانوں پر رہے اور سخاوت کے لیے آپکی مثال دیں۔

ایک اور مقام پر اسی شاعر نے اہل بیت کے لیے کہا ہے۔

اذا رفعوا الاجفان یوما لحاجة

لهم ربهم بالفضل لبی بسرعة

اگر کسی روز خدا سے حاجت مانگنے کے لیے اپنی نگاہیں اوپر اٹھا دیں تو ان کا خدا اپنے فضل سے فوراان کی بات سنتا ہے۔

ینادهموا لبیکموا ما شئتموا

یکن لکموا عندی بمحض المبرة

خدا ان کو آواز دیتا ہے کہ جو کچھ بھی تمہیں چاہیے وہ تمہیں عطا کیا جائے گا۔

اہل سنت نے وہابیوں کے جرائم اور اعتقادات کے بہت سارے جواب دیے ہیں۔

آپ کے سوال کے جواب میں میں یہ بتا دوں کے اس کے بہت سارے جواب ہیں ان میں سے کتاب الصواعق الالھیہ فی الردعلی الوحابیہ جو محمد بن عبدالوہاب کے بھائی سلمان بن عبدالوہاب کی تصنیف ہے اور کتاب الصواعق المحرقة فی الردعلی اہل البدع والزندقہ جو ابن حجر ہیثمی کی تصنیف ہے اور الدرر السنیہ فی الردعلی الوہابیہ جو زینی دحلان کی کتاب ہے اس میں اور وہابیت کے خلاف امام یوسف الدجوی کی کتاب میں اور سید عزالدین ماضی ابوالعزائم کی کتاب میں کی جس نے وہابیت کے خلاف دو کتابیں لکھی ہیں ایک کا نام ہے لنھا القرنیون حلا ختم اور دوسری کا نام ہے اسلام الصوفیہ حوالحل لا اسلام الخوارج میں اور مصر میں طریقت عزمیہ کی تحقیقی کمیٹی کی کتاب میں جسکا نام ہے الفتوحات العزمیہ فی کشف الوہابیہ میں اور کتاب موحدون لاقبوریون میں اور کچھ چھوٹے کتابچوں میں کہ جو وہابیت اور ان کے اعتقادات کے خلاف لکھے گیے ہیں ان کے جواب موجود ہیں اور وہابیوں کی یہ مخالفت علما مصر یا کسی خاص ملک سے مخصوص نہیں ہے بلکہ مختلف ملکوں کے علما اہل سنت نے ان کی مخالفت کی ہے مثال کے طور پر محمد بن عبدالواہاب نے جب ایک خط لکھ کر تیونس بھیجا اور اس میں اپنے اعتقادات کو اس نے لکھا تو علامہ محمد المجوب نے اپنی ایک کتاب میں کے جس کا نام اتحاف اہل الزمان فی اخبار ملوک تیونس کہ جو رسالہ رحمانیہ کے نام سے بھی معروف ہوئی ان اعتقادات کا جواب دیا اور ابن عبدالوہاب کے سلسلے میں اپنی مخالفت کا اعلان کیا اس نے اس کتاب میں لکھا ہے۔

تو نے ہماری طرف ایسا خط لکھا ہے کہ گویا تو خود کو دین کا مددگار سمجھتا ہے خود کو حق پر قرار دیتا ہے اور پیروی کے لایق سمجھتا ہے لوگوں کو تفرقے سے منع کرتا ہے جب کہ تو اس آیت کا مصداق ہے جس میں ارشاد ہوا ہے کچھ لوگ ایسے ہیں کی دنیا میں جنگی باتیں آپکو تعجب خیز لگتی ہیں اور وہ خدا کو اسکے دل میں جو ہے اسپر گواہ بناتا ہے حالانکہ وہ تمہارا سب سے بڑا دشمن ہے تو گمان کرتا ہے کہ لوگوں نے اسلام میں بدعت گزاری کی ہے اور زیارت قبور اور زندگی کی مشکلات میں اولیا کی زیارتوں کو مسیحا بنا کر انہوں نے شرک کیا ہے اور اپنے اس گمان کی وجہ سے مسلمانوں کو قتل کرنے انکا خون بہانے اور انکی ہتک حرمت کرنے کو تم لوگوں نے حلال سمجھ لیا ہے لیکن خدا کی قسم تو گمراہ ہے اور تو نے دوسروں کو گمراہ کیا ہے اور تو سرکشی اور طغیان کا مرتکب ہوا ہے چونکہ تو نے مسلمانوں کے خون کو مباح سمجھ لیا ہے تو مسلمانوں کو دھمکی دیتا ہے اور ابا و اجداد کو کافر قرار دیتا ہے ہم کتاب خدا اور پیغمبر کی سنت سے استناد کرتے ہوے تیرے اعمال اور سیاہ کرتوتوں کی وجہ سے جیسے مسلمانوں کے ساتھ جنگ کرنے مکہ کے اور دوسرے مسلمانوں کو ڈرانے اور مسلمانوں کو آپس میں لڑانے کی وجہ سے تجھے مجرم قرار دیتے ہیں اور تجھ سے صاف صاف کہتے ہیں کہ تو نے اپنے ان جرائم کے ذریعے اپنی آخرت کو دنیا کی بے مایہ پونجی کے بدلے میں بیچ دیا ہے مسلمانوں میں تفرقہ ڈالا ہے خدا سے بغاوت کی ہے اور اس کی اطاعت سے خارج ہو چکا ہے۔ اس لیے کہ خداوند عالم نے فرمایا ہے:

؟ا؟؟؟الذ ؟ن آمنوا ؟ذا ضرب ؟تم ؟ف؟؟ ؟سب ؟ل اللہ ؟فتب ؟نوا ولا تقولوا لمن ؟؟ل ؟ق؟؟؟ل ؟؟؟م السلام لس ؟ت مو ؟منا (نساء ۹۴)

اے ایمان والو جب جہاد کے سفر پر نکلو تو تحقیق کرو اور دنیا کا ناپایدار سرمایہ اور غنائم حاصل کرنے کی خاطر اس شخص کو جو صلح اور سلامتی کا اظہار کرتا ہے نہ کہو کہ تو مسلمان نہیں ہے۔

کچھ لوگوں کا یہ ماننا ہے کہ وہابیوں کا کربلا پر حملہ یزید ابن معاویہ کی امام حسین علیہ السلام کے خلاف جنگ کی کڑی ہے، کیا آپ اس نظریے کو مانتے ہیں؟

حقیقت میں ان واقعات کو ایک دوسرے سے الگ نہیں کیا جا سکتا اور نہ ان کی الگ تحلیل کی جا سکتی ہے۔ جیسا کہ آپ جانتے ہیں خوارج کا ظہور شروع میں امام علی ع کے زمانے میں ہوا اور انہوں نے اپنا مشہور نعرہ لگایا کہ

؟"ِن ال ؟ح ؟؟م ؟لا للہ ؟" حضرت علی (علیہ السلام) کا ردعمل خوارج اور ان کے نعرے کے سلسلے میں یہ تھا کہ آپ نے فرمایا: ان کی بات حق ہے لیکن مراد ان کی باطل ہے۔ حضرت علی علیہ السلام کے بعد بھی خوارج باقی رہے اور نابود نہیں ہوئے، یہاں تک کہ آج بھی ان کی موجودگی کا مشاہدہ کر رہے ہیں۔ البتہ ہر دور میں انہوں نے مختلف ناموں سے جنم لیا ہے۔ اور ان ناموں میں اور ان کے کرتوتوں میں یعنی قتل عام، جرائم، اور مسلمانوں کی تکفیر اور ان کے ذریعے شہروں اور ملکوں کی تخریب میں کوئی تناسب نہیں ہے۔ جیسا کہ آج بھی ہم دیکھ رہے ہیں کہ جہاں بھی ان کے قدم پڑے ہیں کوئی بھی شہر اور دیار ان کے ہاتھ سے نہیں بچا ہے اور انہوں نے ہر جگہ کو تباہ کیا ہے۔ البتہ سبھی جانتے ہیں کہ اس زمانے کے خوارج اور داعشیوں کا نشانہ صرف شیعہ نہیں ہیں بلکہ وہ شیعہ اور سنی تمام مسلمانوں کو قتل کرتے ہیں اور ان کے سرتن سے الگ کرتے ہیں اور وہ مذاہب کے درمیان کوئی فرق نہیں رکھتے۔ البتہ ہمارے نزدیک بھی خوارج کے مختلف گروہوں میں ان کے مختلف ناموں کے باوجود کوئی فرق نہیں ہے، چونکہ وہ سب کے سب دین کے نام جارحیت کے پرچم تلے جمع ہیں اور اسی بنیاد پر کربلا پر وہابیوں کا حملہ واقعہ عاشوراء اور اہل بیت ع کے خوارج کے ذریعے قتل عام اور امویوں کے ذریعے واقعہ حرہ اور ان کے خانہ کعبہ پر حملے کی کڑی ہے لہذا ان واقعات کو ایک دوسرے سے الگ نہیں کیا جا سکتا۔

میں یہاں پر دنیا کے تمام مسلمانوں سے مطالبہ کرتا ہوں کہ وہ اہل بیت علیہم السلام کے اخلاق کے مطالعے کی وادی میں قدم رکھیں اس لیے کہ اسلامی معاشرے کو اس اخلاق کی بہت ضرورت ہے اور کتنا ہی اچھا ہوگا کہ ہم اہل بیت ع کو دوست رکھیں، ان کی پیروی کریں اور ان کے اخلاق کو اپنے لیے نمونہ عمل قرار دیں۔ اس کے علاوہ ہم مسلمانوں کو معنویت کی جانب دعوت دیتے ہیں تا کہ سبھی معنویت کی طرف واپس آ جائیں چونکہ اخلاق کی بزرگیوں اور معنویت سے ہی دلوں کو فتح کیا جا سکتا ہے قتل عام اور جارحیت سے نہیں اسی طرح ہم تمام اسلامی مسئولین، اداروں اور اسلامی رہبروں سے مطالبہ کرتے ہیں کہ معنویت کی طرف واپس لوٹیں اور اپنے ملکوں میں معنویت کو زندہ کریں تا کہ جہالت اور انتہا پسندی سے جنگ کر سکیں اور اس کو ختم کر سکیں۔

ٹرمپ خوش تو ہم خوش!

وسعت اللہ خان

جب واٹر گیٹ اسکینڈل خطرناک مرحلے میں تھا تو رچرڈ نکسن اسرائیل کے دورے پر تھے۔ میزبان وزیر اعظم گولڈا مائر نے فقرہ دیا 'صدر محترم تو یہاں ہیں مگر دماغ کہیں اور ہے۔'

واشنگٹن سے ائیر فورس ون کی پرواز سے قبل یہ سنگل کالم خبر آئی کہ ٹرمپ انتظامیہ نے اوباما دور کے ایران جوہری امن سمجھوتے کو یکسر سرد خانے میں ڈالنے کے بجائے اس کے بارے میں حتمی فیصلے کی معیاد میں غیر معینہ مدت کی توسیع کر دی ہے۔

جب ائیر فورس ون واشنگٹن اور ریاض کے درمیان آدھا راستہ طے کر چکا تو یہ خبر آئی کہ ٹرمپ کے ہاتھوں برطرف ہونے والے ایف بی آئی کے ڈائریکٹر جیمز کومی روس کی انتخابی مداخلت کی بابت کانگریس کی تحقیقات میں گواہی دینے کے لئے آمادہ ہیں۔

جب ایرفورس ون ریاض ایرپورٹ پر اترا تو یہ خبر آئی کہ صدر ٹرمپ اس وقت محض اڑتیس فیصد امریکیوں میں مقبول ہیں۔

اور جب ٹرمپ اور شاہ سلمان الیمامہ پیلس میں تین سو اسی بلین ڈالر کے سمجھوتوں پر دستخط کر رہے تھے تو خلیج کے دوسری طرف ایرانی صدر حسن روحانی سرکاری ٹی وی پر اپنے ووٹروں کا شکریہ ادا کر رہے تھے جنہوں نے ایران کا دنیا سے تعلق جوڑنے والی اعتدال پسند پالیسیوں کے حق میں ووٹ دے کر سخت گیری کو مسترد کر دیا۔

ٹرمپ اور شاہ سلمان نے جس تجارتی پیکیج پر دستخط کیے اس میں سے ایک سو دس بلین ڈالر سعودی عرب کو امریکی اسلحے اور دفاعی ٹیکنالوجی کی اگلے دس برس میں فراہمی پر خرچ ہوں گے۔ یعنی گیارہ بلین ڈالر سالانہ۔

اس سے زیادہ کا امریکی اسلحہ تو اوباما نے آٹھ برس میں بیچ ڈالا تھا یعنی ایک سو پندرہ بلین ڈالر کا۔ پہلے اتنا اسلحہ اسرائیل پر غصے کے نام پر خریدا جاتا تھا اب ایران کی گونگی بدمعاشی کے نام پر بیچا جا رہا ہے۔ جنگ نہ اسرائیل سے ہوئی نہ ایران سے ہوگی۔

ویسے بھی ادھ موئے یمنیوں کو مارنے کے لئے اتنے اسلحے کی ضرورت ہی نہیں۔ اور اردگرد کے ممالک میں متحرک مسلح ملیشیائیں، ایف پینتیس طیارے، جنگی فریگیٹس اور میزائیل شکن نظام استعمال کرنے کی عادی نہیں۔ لہذا اس ڈیل کو امریکہ کی اسٹریٹجک قربت اور مسلسل سیاسی حمایت خریدنے کے لئے دوستانہ سعودی اعانت کے طور پر لینا چاہیے۔

اگر چند لاکھ امریکیوں کے لئے دس برس کی روزی روٹی اور چند سوداگروں کے لئے کمیشن کا انتظام ہو جاتا ہے تو اس میں کڑھنے کی کیا بات ہے۔

رہا عالمِ اسلام اور امریکہ کی دوستی پر صدارتی لیکچر تو اس رسم کی بنیاد صدر اوباما نے قاہرہ کی امریکن یونیورسٹی کے طلبا سے دو ہزار نو میں خطاب کے ذریعے ڈالی تھی۔ بس اتنا ہوگا کہ مورخ کے بقول ٹرمپ نے بھی ریاض میں ایسا ہی ایمان افروز لیکچر سعودی امریکن مسلم ورلڈ اکیڈمی کے باون پچپن طلبا کی بھری کلاس میں دیا۔ کچھ طلبا نے سنجیدگی سے نوٹس لئے۔ کچھ نے منہ پر ہاتھ رکھ کے اباسیاں لیں۔ ا؟خر میں پرزور تالیاں سب نے بجائیں اور دہشت گردی مردہ باد کے نعرے لگاتے منتشر ہو گئے۔

وزیرِ اعظم میاں نواز شریف کو بھی بیجنگ سے اسلام آباد پہنچتے ہی تھکن اتارے بغیر ریاض جانا پڑ گیا۔ قیاس ہے کہ راستے بھر گنگناتے گئے ہوں گے،

اج ہونا دیدار ماہی دا، اج ہونا دیدار۔

اس موقع پر خادمین کے حاسدین بھی اپنی حرکتوں سے باز نہیں آ رہے۔ وہ جان بوجھ کر بے حجاب امریکی خاتونِ اول میلانیا ٹرمپ سے شاہ سلمان کے مصافحے کی تصاویر سوشل میڈیا پر پھیلا رہے ہیں اور یہ طنزیہ آنکڑے بھی لگا رہے ہیں کہ شاید اب اس تصویر کے صدقے سعودی خواتین کو بھی محرم کے بغیر گھر سے باہر جانے کی اجازت نہ بھی ملے تو ڈرائیونگ کی اجازت ضرور مل جائے گی۔

مگر نکتہ چیں یہ بھول رہے ہیں کہ مسز ٹرمپ اور ان کی صاحبزادی ایوانکا بھی بنا محرم ریاض نہیں آئیں اور وہ جس گاڑی میں بیٹھیں اسے بھی شوفر چلا رہا تھا۔ رہی بات سکارف نہ اوڑھنے کی تو ہمارے معاشرے میں مہمان پر انگلیاں اٹھانا اچھا نہیں سمجھا جاتا۔ گھر اور دل جتنا بھی تنگ ہو مہمان کے لئے اتنا ہی کشادہ لگنا چاہیے۔

ٹرمپ کا اگلا پڑاؤ اسرائیل ہے۔ کچھ اسرائیلی وزرا ایئرپورٹ پر ٹرمپ کا استقبال نہیں کرنا چاہتے مگر وزیرِ اعظم نیتن یاہو نے ڈانٹ ڈپٹ کر معاملہ سیدھا کر لیا ہے۔ اسرائیلیوں کو یہ غصہ بھی ہے کہ انہوں نے داعش کے بارے میں جو حساس معلومات ٹرمپ انتظامیہ تک پہنچائیں وہ معلومات گذشتہ ہفتے ٹرمپ نے روسی وزیرِ خارجہ سے ملاقات کے دوران نادانی میں اگل دیں اور شام میں متحرک اسرائیلی سیکرٹ ایجنٹوں کی زندگی خطرے میں ڈال دی۔

مگر ٹرمپ کو بھی تمام سابق صدور کی طرح اسرائیل کو منانے کا گر آتا ہے۔ سعودی عرب سے انہوں نے تین سو اسی بلین ڈالر کے تجارتی سمجھوتوں کا جو بیعانہ پکڑا ہے اس کا ایک حصہ نیتن یاہو کی جیب میں ڈالنے سے وقتی گلے شکوے، نخرے سب دور ہو جائیں گے۔ اسرائیل بھی خوش، ٹرمپ بھی خوش اور شاہ سلمان تو ہیں ہی خوش اور شاہ سلمان کی خوشی میں ہم سب خوش۔

کبھی ہم ان کو کبھی اپنے گھر کو دیکھتے ہیں۔

متفقہ لائحہ عمل اور اتحاد مسئلہ کشمیر کو حل کرنے کیلئے مضبوط ہتھیار

سرینگر/مزاحمتی لیڈران نے ''حق خودارادیت کو قوم وقیادت کیلئے نقطہ اشتراک'' قرار دیتے ہوئے واضح کیا کہ موجودہ صورتحال کا صرف اتحاد فکر وعمل اور یکسوئی کیساتھ ہی مقابلہ کیا جا سکتا ہے۔ پروفیسر عبدالغنی بٹ نے مشکلوں اور رکاوٹوں کا مقابلہ کرنے کیلئے متفقہ لائحہ عمل کی ضرورت کو اُجاگر کرتے ہوئے خبردار کیا کہ ٹکراؤ کی موجودہ نہج ہندوپاک کو خوفناک جنگ کی دلدل میں جھونک سکتی ہے۔ محمد یاسین ملک نے قوم اور قیادت کی سطح پر اجتماعی مزاحمت کو ناگزیر قرار دیتے ہوئے کہا کہ اتحاد واتفاق کی مشعل کو فروزاں رکھنا ہم سب کی مشترکہ ذمہ داری ہے۔ معراج الدین کلوال، مسرور عباس انصاری اور دیگر مقررین نے شہید ملت مولوی محمد فاروق، شہید حریت خواجہ عبدالغنی لون اور جملہ شہدائے کشمیر کے ادھورے مشن کو پایہ تکمیل تک پہنچانے کا عزم دوہراتے ہوئے کہا کہ متحدہ مزاحمتی قیادت اسی مشن کی تکمیل کیلئے برسرِ جدوجہد ہے، اسلئے کشمیری قوم کو قیادت کے ہر پروگرام پر من وعن عمل کرنا چاہیے۔ نمائندے کے مطابق حریت کانفرنس (ع) کے زیر اہتمام ہفتہ شہادت کے سلسلے میں ایک سیمنار بعنوان ''تنازعہ کشمیر کا حل۔۔۔امن کا نقیب استحکام کا ضامن'' بدھ کی صبح حریت (ع) کے صدر دفتر واقع راجباغ میں منعقد ہوا۔ سیمنار کی صدارت کے فرائض چیئرمین میرواعظ عمر فاروق کی خانہ نظربندی کے باعث سینئر حریت رہنما پروفیسر عبدالغنی بٹ نے انجام دیئے جب کہ سیمنار کی نظامت کے فرائض عبدالمنان بخاری نے انجام دئے۔ اس موقعے پر جن مزاحمتی قائدین نے موضوع کی مناسبت سے اپنے خیالات کا اظہار کیا، ان میں پروفیسر عبدالغنی بٹ، لبریشن فرنٹ کے چیرمین محمد یاسین ملک، مولانا مسرور عباس انصاری، معراج الدین کلوال (نمائندہ سید علی گیلانی)، محمد شفیع خان، میر غلام حسن، غلام نبی نجار، اسلامک یونیورسٹی کے انعام الحق اور نوجوان مزاحمتی رہنما محمد توصیف شامل ہیں جب کہ اس موقعے پر جو دیگر حریت رہنما موجود تھے ان میں محمد مصدق عادل، غلام نبی زکی، خلیل محمد خلیل، مشتاق احمد صوفی، عبدالرشید انتو بھی شامل ہیں۔ اپنے صدارتی خطاب میں پروفیسر عبدالغنی بٹ نے حریت (ع) چیرمین میرواعظ عمر فاروق کی بلا جواز نظر بندی اور سیمنار میں ان کی شرکت پر پابندی کی شدید مذمت کرتے ہوئے کہا کہ ''گولی کے بجائے بولی'' کی بات کرنے والے لوگ اب طاقت کے بل پر بولی پر بھی پابندیاں عائد کر رہے ہیں۔ انہوں نے مہمان مقررین اور جملہ حاضرین کا خیر مقدم کرتے ہوئے کہا کہ حریت کانفرنس نہ صرف اتحاد واتفاق کی داعی رہی ہے بلکہ حریت کانفرنس ہر اس عمل کی حمایت کرے گی جس کا مقصد متحدہ طور رواں جدوجہد کو آگے بڑھانے کے ساتھ ساتھ اس میں حائل رکاوٹوں کو دور کرنے کیلئے متفقہ طور ایک لائحہ عمل ترتیب دینے سے ہو۔ شہید ملت، شہید حریت، شہدائے حول اور جملہ شہدائے کشمیر کے تئیں نذرانہ عقیدت پیش کرتے ہوئے پروفیسر غنی نے کہا کہ ان عظیم قائدین اور شہداء نے ایک بلند نصب العین کیلئے اپنی جانوں کا نذرانہ پیش کیا ہے۔ انہوں نے کہا کہ بھارت یہاں کے عوام کی جائز جدوجہد کو دبانے میں کامیاب نہیں ہوسکا ہے اور نہ مستقبل میں یہاں کے عوام کی اجتماعی جدوجہد کو دبا سکے گا۔ انہوں نے کہا کہ بھارت اور پاکستان جیسی دو جوہری مملکتیں کسی خوفناک جنگ کی متحمل نہیں ہوسکتی اور مسئلہ کشمیر نے اس خطے کے امن کے حوالے سے جو خوفناک شکل اختیار کی ہے اس کی بنا پر پوری عالمی برادری کی توجہ اس مسئلے کے حل کی جانب مبذول ہوچکی ہے۔ کشمیر نیوز سروس کے مطابق لبریشن فرنٹ کے چیئرمین محمد یاسین ملک نے اپنے خطاب میں شہید ملت، شہید حریت اور شہدائے کشمیر کو خراج عقیدت پیش کرتے ہوئے کہا کہ تحریک مزاحمت کی سطح پر آج کشمیری قوم کو جن مشکل حالات کا سامنا ہے اور ہماری مبنی برحق جدوجہد کو سرکاری سطح پر ظلم وتشدد کے ہتھکنڈوں سے دبانے کے حربے آزمائے جارہے ہیں ان کا صرف اتحاد فکر وعمل اور یکسوئی کے ساتھ ہی مقابلہ کیا جاسکتا ہے۔ انہوں نے کہا کہ دنیا کی ہر قوم اور ملک کسی نہ کسی وقت غلامی کا شکار رہے ہیں تاہم کسی بھی تحریک آزادی کو ظلم وجبر اور ملٹری مائٹ کی بنیاد پر دبایا نہیں جاسکا ہے۔ انہوں نے کہا کہ بھارت کی جانب سے ہر بات پر دھمکی آمیز لہجہ اختیار کرنا اور یہاں کے عوام کی آواز کو طاقت کے بل پر دبانے کے حربے اس بات کا تقاضا کرتے ہیں کہ تحریک آزادی کو آگے بڑھانے کیلئے قوم اور قیادت اجتماعی مزاحمت کا راستہ اختیار کرے۔ انہوں نے کہا کہ یہاں کی مزاحمتی قیادت اور عوام کیلئے سیاسی مکانیت کو مسدود کیا جارہا ہے اور حکمران طبقہ دھونس دباؤ کے بل پر ہماری آواز کو دبانا چاہتے ہیں۔ ملک یاسین نے کہا کہ بھارت اور اس کے ریاستی حواری متحدہ مزاحمتی قیادت کے اتحاد سے خوفزدہ ہوچکے ہیں اور یہ حریت پسند عوام کی ذمہ داری ہے کہ وہ اتحاد واتفاق کے ساتھ مزاحمتی قیادت کے ہر پروگرام پر من وعن عمل کریں۔ ملک یاسین نے مشترکہ مزاحمتی قیادت کی جانب سے 21 مئی کے مزار شہداء عیدگاہ کے جلسہ عام اور اس روز ہمہ گیر احتجاجی ہڑتال کو کامیاب بنانے کی اپیل بھی دہرائی۔ ادھر سیمنار میں سید علی گیلانی کی نمائندگی کرنے والے تحریک حریت کے سینئر لیڈر معراج الدین کلوال نے اپنی تقریر میں کہا کہ قیادت اور قوم حصول حق خودارادیت کیلئے متحد ہوچکی ہے اور یہ من حیث القوم ہم سب کیلئے نقطہ اشتراک ہے۔ انہوں نے کہا کہ طاقت کے بل پر اس قوم کو مغلوب بنادیا گیا ہے تاہم یہ قوم طاقت کے سامنے نہ مغلوب ہوئی ہے اور نہ ہم بھارت سے آزادی کی بھیک مانگ رہے ہیں بلکہ اس جائز حق کا مطالبہ کررہے ہیں جس کو عالمی برادری نے تسلیم کیا ہے۔ انہوں نے کہا کہ ہماری تحریک حق وانصاف پر مبنی ہے اور کشمیری قوم بھارت کے دشمن نہیں بلکہ ہم ان کی ترقی اور امن کے خواہاں ہیں تاہم اپنے حق و انصاف پر مبنی موقف سے دستبرداری کا سوال ہی پیدا نہیں ہوتا۔ انہوں نے کہا کہ کشمیر میں اگر کسی نہ کسی شکل میں خون ریزی ہورہی ہے تو اس کا ذمہ دار بھارت کی سوچ اور اس کی وہ پالیسی ہے جو اس نے کشمیر کے حوالے سے اختیار کی ہے۔ انہوں نے کہا کہ مسئلہ کشمیر کا آسان حل یہی ہے کہ یہاں کے عوام کو اپنے مستقبل کے تعین کرنے کا حق دیا جائے۔ انہوں نے کہا کہ موجودہ قیادت اسی مشن کی تکمیل کیلئے برسرِ جدوجہد ہے جو شہید ملت، شہید حریت اور جملہ شہدائے کشمیر نے ادھورا چھوڑا ہے۔ مولانا مسرور عباس انصاری نے شہید ملت، شہید حریت اور جملہ شہدائے کشمیر کو خراج عقیدت ادا کرتے ہوئے کہا کہ اس خطے میں تب تک خون ریزی ہوتی رہے گی جب تک مسئلہ کشمیر کو حل نہیں کیا جاتا۔ انہوں نے کہا کہ وقت آگیا ہے کہ بھارت نوشت دیوار پڑھ لے اور طاقت کی بولی بولنے کے بجائے مسئلہ کشمیر کے حل کے ضمن میں بامعنی مذاکرات کا راستہ اختیار کرے۔ انہوں نے کہا کہ جنوب ایشیائی خطے کا استحکام اور امن مسئلہ کشمیر سے جڑا ہوا ہے اور جب تک اس مسئلے کے حل کے حوالے سے سنجیدگی سے عبارت اقدامات نہیں اٹھائے جاتے بدامنی اور عدم استحکام کی صورتحال برقرار رہے گی۔ انہوں نے کہا کہ اس مسئلے کو لے کر بھارت اور پاکستان کے درمیان کئی خونریز جنگیں ہوچکی ہیں اور یہ مسئلہ ایک نیوکلیر فلیش پائنٹ کی صورت اختیار کرگیا ہے اور اس خطے کے امن کو سب سے بڑا خطرہ جو لاحق ہے وہ مسئلہ کشمیر ہے۔ پروگرام کے آخر پر ہفتہ شہادت کے جملہ پروگراموں خصوصاً 21 مئی کے مزار شہداء عیدگاہ کے جلسہ عام کو کامیاب بنانے کی اپیل کرتے ہوئے کہا گیا کہ اس دن پورے کشمیر میں مکمل اور ہمہ گیر احتجاجی ہڑتال رہے گی اور اس دن مزار شہداء پر پوری کشمیری قوم اس بات کا تجدید عہد کرے گی کہ شہیدوں کے مشن کو ہر حال میں منطقی انجام تک لے جایا جائے گا۔

UPRISING KASHMIR

Normally, young people are expected to hold pen in hand and write their own 'destiny' of progress and development, but in here in Kashmir you will witness stones in hand to hurl at police personnel, to take avenge of people whose blood spilled across Kashmir region, and presume, fighting for the cause to liberate Kashmir from the hands of occupation.

By Saif Ali Budgami

"Indeed, Allah will not change the condition of the people untill they change and realize what is in themselves"

The Life of young people in Kashmir from childhood to adulthood nowadays is rumbling around Prison. The young people are meeting on this journey with probation officers, instead of teacher; they are going to court dates instead of class; they are emerging from their 20s not with degrees in business and science, but with criminal records.

In Kashmir peaceful protestors are considered as 'communal' or 'anti-national' and are picked up by para-military forces on the streets, beat, and maim them up. Moreover, break into houses, shatter windowpanes, harass men, and molest women without accountability of the state to take into consideration that security is meant to protect civilians not to beat or harass them.

State violence is not new, in 2008-09-10 more than 120 young people were killed after controversial Amarnath Land row, and more about 110 were killed after Burhan Wani's death in July 2016 where protestors were fired leading to the deaths and injuries since then this cycle of violence is unstoppable.

Normally, young people are expected to hold pen in hand and write their own 'destiny' of progress and development, but in here in Kashmir you will witness stones in hand to hurl at police personnel, to take avenge of people whose blood spilled across Kashmir region, and presume, fighting for the cause to liberate Kashmir from the hands of occupation.

Interestingly, there are two themes discussed in various online debates between revolutionary young people who supposedly 'run parallel government' by closing down entire business establishments after Friday prayers in Kashmir and of those who are attending college regularly, claims to have meaning or sense of life by entering into 'bureaucracy' as one of career options.

There is one thing in common among these two groups, both can become leaders in their work, and aspire to fight for equal rights of people, for dignity, but there is slight difference, one group is appreciated and other is demoralized& dehumanized.

The young people have always yearned for direction from leaders, inventing political philosophies of "hartal" as a way of 'resistance' and "stone pelting" to align various kinds of ideologies as a support for their 'mission' to 'decolonize Kashmir' from India.

This generation is often called 'miscreants' or 'frustrated unemployed youths' who have started stone pelting from scratch and now are the vanguard of resistance movement in Kashmir, most of them are the products of middle class families and majority of them have survived from direct attacks, physical violence and tortures, soldiers have bruised their body but their ideology remain unchanged.

In this age of mass media that has remained alien to highlight 'woes' of stone-Pelters, who often take refuge of technology and social media to spread their message of resistance to gather support of various people across J&K and of the world, took inspiration from various 'revolutionary' situations of Middle East, West Asia, that has plunged world currently in an utter chaos; spinning in a frenzy warfare, young people are looking for meaning or sense of life. The 'sense' that will legitimatize our struggle, and free us from all woes to see new dawn of 'free land' from Indian occupation.

The current misrule of Indian state by killing more than 100 Kashmiri and wounded more than 7000 people after Burhan Wani's death exposes the state's inhumane treatment towards civilians who are subjected to torture and arbitrary arrests without fair trails.

The government has failed to understand aspirations of young people, and failed to handle situation with heart and used brutal force to kill and maim civilians unabated.

Government in Kashmir is visible at the time of election and voting and when it comes to protect civilians, they start blaming union of India for promoting violent means of actions against peaceful protestors.

Hence, present generation wants to make sense of life, they do not want corrupt officials in governmental departments, they do not want police to harass them, they do not want interference of state into their affairs, they want freedom from governmental policies first then from Indian occupation.

We want 'plebiscite' which state of India has promised us in the beginning of the 'grand bargain' under which Kashmir acceded to India in 1947. Until that happens, Kashmir will witness more tense situations and public demonstrations.

Author hails from Budgam Kashmir is student of M.A Political Science and Persuing Convergent Journalism

Printer, Publisher & Owner: Waseem Raja; Editor in Chief: Waseem Raja; Asst. Editor: M. Afzal Bhat;
R.N.I No: JKBIL/2015/63427; Published From: Maisuma Bazar, Gaw Kadal Srinagar Kashmir 190001 (J&K)
Printed at: Kashmir Images Printing and Publishing House Srinagar.
Contact: +91-9419001884; +91-8494001884; Email: editorwilayattimes@gmail.com; Website: www.wilayattimes.com

Muslim Ummah and Importance of Unity

BY
SYED
VAQAS
UL-HAQ
BUKHARI

There is no Islam without unity,no unity without leadership,and no leadership without obedience

Islam is a monotheistic religion that started in the Arabian Peninsula in A.D. 610 when, according to believers, God revealed his word to the Prophet Muhammad. Islam is the world's second largest religion, behind Christianity. Among the most fundamental concepts in Islam is unity. This is revealed in the attributes of God, in the revelations in the Quran and in the global community of believers, called Muslims.

No doubt unity and consensus has a miraculous role in developing a nation and achieving their higher goals. Muslim's unity is a major and undeniable problem of the time. The increasing sectarian ethnocentrism has spattered and blemished the fundamental Islamic teachings. Today's Muslims are suffering from numerous problems, and the basic reasons for their plight are i.e. sectarian hatred, creed prejudices, lust for power, intolerance and many other materialistic interests. All these things have combined to confirm falling for Muslims, which deprived them of their honor, dignity and power. On the other hand the enemies of Muslim are united and they are fully aware that their strength lies in the weakness of Muslims. Hence they are engaged in making conspiracies to divide Muslims. Historically, it is proved that sowing germs of disunity and disintegration among Muslims has been a very old and an effective tool of Jews and Christians. Where as the Holy Quran warns us to be united and to remain aloof from them. God also commands Muslims to observe patience and retain unity among them by following the principles of piety and brotherhood. It is possible only when Muslims involved in "fraternity" with broadmindedness. At the same time, it remains the core responsibility of the Muslim rulers to play their role in this connection.

The Ummah, a Unity of Muslims

The unity of the Muslim people is represented in Islam by the concept of the "ummah." Originating as a unifying classification to describe the community of the Muslim faithful in the Arabian Peninsula during the life of Muhammad, Ummah in modern times represents the communal unity of all Muslims globally. Islam teaches egalitarianism, meaning that all Muslims are equal, regardless of culture, nationality or gender. Further, the Quran being the written word of God in the Arabic language, it cannot be translated because doing so might lead to the loss of God's literal meaning. Since the bulk of Muslims are non-Arabs, the Arabic language is a unifying conveyor of Islamic teachings and prayers. According to Islam, human differences between Muslims are natural, but the unity of God's word is equally supreme to all.

[Manf-e-at Ek Hai Is Qaum Ki Nuqsaan Bhi Ek

Ek Hi Sab Ka Nabi Deen Bhi Iman Bhi Ek

Haram-e-Paak Bhi Allah Bhi Quran Bhi Ek

Kuchh Bari Baat Thi Hote Jo Musalman Bhi Ek]

Ummah is an Arabic word meaning "community" or "nation". In the context of Islam, the word Ummah or Muslim Ummah is used to mean the diaspora or "Community of the Believers" (Ummat al-Mu'minin), and thus the whole Muslim world. The phrase Ummah Wahida (One Community) in Noble Qur'an refers to the entire Islamic world unified. Noble Qur'an says: "You are the best of the nations raised up for (the benefit of) men; you enjoin what is right and forbid the wrong and believe in Allah ..." (3:110)

Islam considers all Muslims to be one Ummah, a community whose basis is faith and common objectives and among all its constituent units, exists a deeper unity which does not allow the differences of region, race, language and nation to disrupt and disintegrate it. Noble Qur'an declares: Surely this community of yours is one community (Ummah), and I am your Lord, therefore serve Me. (21:92)

According to the above verse, Muslims are identified as one Ummah, as parts of which they move towards a common goal, strive to realize their common objectives, worship one and the only God.

In many traditions Muslims are described as one body and different units of the Muslim Ummah are regarded as the organs of a single body. A few of the traditions are quoted here in order d to substantiate the point.

Abu Saii narrates from Holy Prophet Muhammad (pbuh) that he said, "A believer's relationship to other believers is like that of the different parts of a building, each of which supports the other."

Holy Prophet Muhammad (pbuh) said: "A believer with respect to other believers is related like the head is related to the body. A believer feels the pain of other believers as the head feels the pain of the body."

Holy Prophet Muhammad (pbuh) said: "One who gets up in the morning and his mind is not preoccupied with the matters of Muslims, is not one of them."

All these traditions lead us to the conclusion that all Muslims are brothers and are like a single body and therefore can never be indifferent towards one another. Among them should prevail the spirit of cooperation, brotherhood, fraternity, good will, love, sympathy and unity of direction and purpose, and they should be always united for the defense of Muslim Ummah.

Dr. Allama Mohammed Iqbal describe Muslim Ummah and Islamic Society, in the following Urdu couplet:

[Qaum Goya Jism Hai Afraad Hain Aazayay Qaum

Manzil-e-Sana't Ki Rah Pe Hain Dasto Payay Qaum]

Community is an organism and individuals are parts of its body

Those engaged in industry are its hands and legs

[Mahfil Nazm-e-Hukoomat Chahra-e-Zaybayay Qaum

Shair Rangeen Nawa Hai Deeda-e-Beena-e-Qaum]

Those engaged in administration are its face

[Mubtala-e-Dard Koi Azu Ho Roti Hai Aankh

Kis Qadar Hamdard Saray Jism Ki Hoti Hai Aankh]

Poet of myriad sweet melodies is the eye of the nation

[Qaum Goya Jism Hai Afraad Hain Aazayay Qaum

Manzil-e-Sana't Ki Rah Pe Hain Dasto Payay Qaum]

The eye weeps for the suffering of any and every part of the body

How sympathetic it is to the entire organism.

"And hold fast, all together, by the rope which Allah (stretches out for you), and be not divided among yourselves." (3:103)

Allah (SWT) makes it clear in Noble Qur'an that unity of the Muslim Ummah is very important. Allah (SWT) tells us not to be divided and to hold tightly to the teachings of Noble Qur'an and the example of Holy Prophet Muhammad (pbuh). Unfortunately we Muslims have divided ourselves into different sects. We bicker over petty and trivial issues that hold no meaning and do not benefit Muslim Ummah in any way. Today, if the Muslims look at themselves they will see a group of people separated from one another. This disunity resulted into intellectual decline, perversion, loss of cordial values like sincerity, patience, tolerance, self-sacrifice. Owing to mutual disharmony, Muslim Countries were subjugated one after another by the enemies. Consequently, the Ummah at large is surrounded by problems and worries at present.

As we see from the above mentioned traditions of Holy Prophet Muhammad (pbuh) that the believers are like parts of the body in relation to each other in matters of kindness, love and affection. When one part of the body is afflicted, the entire body feels it, there is loss of sleep and a fever develops.

How can we support each other if we are not united? How can we love each other like brothers and sisters in Islam, if we hold misconceptions about each other in our hearts?

The answer is simple: We, as the Muslim Ummah, have to overcome the minor and irrelevant differences that separate us. If we are able to do that we will notice that all Muslims believe in the same things: Tauheed [Oneness of Allah (SWT)], all the Prophets (peace be upon them all), all the holy Books, all of Allah's angels and the day of judgement (Qayamat). Not to mention that every Muslim tries to follow Noble Qur'an and Holy Prophet Muhammad's Sunnah and teaching.

Muslims should understand that unity is what will make us move forward in this world as well hereafter. Today the Muslim Ummah is behind in everything, Education, technology, trade and most importantly our faith. Non-Muslims may not believe in our faith but their unity has made them come very far. Remember the era when the Muslims were united and held on to Allah's rope tightly? The Islamic empire spread from the east to west and Allah (SWT) blessed them with wealth, fame, victory and honor. Muslims need to be united now more than ever before. We have to think about what we will and we can do to make our lives in this world and the hereafter better and blessed.

2nd Year of Publication

Srinagar

WILAYAT TIMES

Weekly

چھوڑ یورپ کے لئے رقصِ بدن کے خم و پیچ
رُوح کے رقص میں ہے بُوئے للہی

Leave the movement of body dance for Europe. In the Dance of soul, there is real smell of Allah

Vol:03 | Issue:11 | Pages:08 | 22nd May to 28th May 2017 | Rs.5/-

Pakistan is a supporter not a sponsor of Kashmir

We are committed to take forward political ideology of Lone Sahab:Bilal Lone

Srinagar: Hurriyat (M) senior leader and Chairman Peoples Conference Bilal Lone Monday said that without Kashmiris involvement there can be no resolution of the Kashmir dispute. According to correspondent, while speaking on the commemoration of 15th martyrdom anniversary of late Khwaja Abdul Gani Lone, Bilal said that the supporters and lovers of the leader gather to reiterate their commitment to his political ideology. "We gather here to reiterate our commitment to the political ideology of Lone Sahab. We are committed to taking forward his ideology," Bilal said while speaking in Kupwara town hall during the programme. Asked about the 'video sting' controversy on Nayeem Khan, Bilal said that Nayeem Sahab has said that the video is doctored. "I believe in him (Nayeem Khan). Pakistan is a supporter of this movement, not a sponsor. We are Kashmiris are we should know how to play our cards," he said."We have time and again insisted on India and Pakistan to let the Kashmiri people choose their own destiny. Without Kashmiris involvement there can be no resolution of the Kashmir dispute, which is an internationally accepted dispute," he said.He said that after his father's martyrdom he joined resistance movement. "To take forward my father's mission is my duty. Freedom is not achieved by itself, we have to struggle for it," he said

According to KNS correspondent, the programme was presided over by Bilal Lone while senior political leaders spoke during the programme and highlighted the role and life of late Abdul Gani Lone for political and social struggle on Kashmir.

Bilal said Shaheed-e-Hurriyat worked tirelessly for the betterment of the people and for helping them in their just struggle for which his role would be recorded in the golden leaves of Kashmir's resistance movement."We reiterate his commitment for resolution of Kashmir dispute by involving Kashmiris in the process of resolution," Bilal said.Thousands of people had gathered to pay tributes to the leader.

Ensure educational schedules of students are not disrupted:IGP briefs Governor

Srinagar:Inspector General of Police, Kashmir Muneer Ahmad Khan called on Governor N.N. Vohra at the Raj Bhavan here today. This was Khan's first meeting with the Governor after taking over charge.Khan briefed the Governor about the Internal Security situation in the Valley, particularly in South Kashmir.Advising close surveillance on all fronts Governor asked Khan to ensure that his Force plays a prompt and pro-active role in solving the problems faced by the people at large. Governor also asked the IGP to devote special attention to see that the educational schedules of the students are not disrupted under any circumstances and they are immunized from influences which have the potential of vitiating their academic careers.

Trump Just Signed $110 BILLION Deal With Saudi Arabia

Riyadh:The US and Saudi Arabia signed arms deals worth almost $110bn on Saturday, the first day of President Donald Trump's visit to the traditional US ally.

US Secretary of State Rex Tillerson said that the arms agreements will help Saudi Arabia to deal with "malign Iranian influence".

"The package of defence equipment and services supports the long-term security of Saudi Arabia and the entire Gulf region," Tillerson told reporters in Riyadh on Saturday.

This is "in particular in the face of malign Iranian influence and Iranian-related threats which exist on Saudi Arabia's borders on all sides", Tillerson said.

Al Jazeera's James Bays, reporting from Riyadh, said that the arms deal would be seen by both signatories as a "win-win", especially as the deal involved arms that Barack Obamawas not prepared to sell to Saudi Arabia, including missile defence systems.

"I think this is what both sides are trying to project here: a successful meeting and the US relationship with Saudi Arabia returning to the way it was before President Obama," said Bays.

"Because certainly the White House says that it feels President Obama 'abandoned' Saudi Arabia and this region, and they want the whole world to know that now they are getting things 'back on track'."

The Saudi foreign minister Adel al-Jubeir said in the joint news conference with his counterpart Rex Tillerson that the two countries had signed a "joint strategic vision declaration" and hailed the talks as a "truly historic day in the relationship between the Kingdom of Saudi Arabia and the United States, and we believe the beginning of a turning point in the relationship between the United States and the Arab and Islamic world".

The arms agreements are part of a series of wider trade deals. Al-Jubeir said "the total value of those investments is in excess of $380bn", and claimed the deals would lead to the creation of hundreds of thousands of jobs in the US and Saudi Arabia.

US conglomerate General Electric announced earlier on Saturday that it had also signed agreements and memorandums of understanding worth $15bn.

The deal came at the start of Trump's eight-day foreign tour that will also take him toJerusalem, the Vatican and meetings with leaders in Europe.

The president and first lady Melania Trump were welcomed by Saudi King Salman as they disembarked at King Khalid International Airport in Riyadh on Saturday morning.

After a welcoming coffee ceremony, Trump and his entourage were brought to the royal court where the president was awarded the Collar of Abdulaziz Al Saud, Saudi Arabia's highest civilian honour.